



## سوال

(33) اتباع اور تقلید میں فرق کیا ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسلمان کب تبع سنت ہوتا ہے اور کب مقلد ہوتا ہے؟ اتباع اور تقلید میں فرق کیا ہے؟ (فتاویٰ الامارات: 26)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اصل تو یہ ہے کہ ہر مسلمان کا موقف تو یہ ہونا چاہیے کہ:

قُلْ بِذِهِ سُبُلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ... ۱۰۸ ... سورۃ یوسف

”کہہ دیجئے کہ میرا یہ راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، بصیرت کی بنیاد پر میں اور جو کوئی میرا پیروکار ہوگا۔“

بلاشبہ تقلید علم نہیں ہے اور مقلد دلیل پر نہیں ہوتا۔ جس شخص کا دین ہی یہ ہو کہ وہ دوسرے کی تقلید کرے گا اور دلیل کے بغیر چلے گا، اس کا اسلام سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ تقلید کو اپنا دین سمجھے کہ جس طرح متاخرین میں سے بعض نے کسی ایک مولوی کی تقلید واجب کی۔ تو گویا اس نے بھی آئمہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید کو واجب کر دیا۔ ہم تقلید کے بارے میں وہی بات کہتے ہیں کہ جو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے قیاس کے بارے میں کہی۔ فرماتے ہیں کہ قیاس ایک ضرورت ہے۔ اس کی طرف اس وقت جائیں گے کہ جب دلیل کتاب و سنت اور اجماع سے نہ ملے۔

ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ تقلید کو دین بنانا جائز نہیں ہے لیکن یہ ایک اس شخص کی ضرورت ہے کہ عام مسلمان ہو اور احکام دلیل کے ساتھ مستنبط کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ کہ کتاب و سنت سے دلیل کی بنیاد پر مسائل اخذ کرے اور تبع سنت ہو جائے بصیرت کے اوپر۔ یہاں ہم ایک قاعدہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ضرورتیں ممنوعات کو بھی مباح بنا دیتی ہیں۔ لہذا ہم سے زیادہ علم کی تقلید اس بندے کے لیے واجب ہے، البتہ اگر کوئی تقلید کو دین بنا ڈالے تو پہلی بات یہ ہے کہ اتباع کے مرتبہ سے بھر گیا۔ اتباع یہ ہے کہ کتاب و سنت سے مسئلہ کی دلیل معلوم ہو۔ بجائے اس کے کہ وہ اجتہاد کرے کیونکہ اجتہاد کا درجہ تو اس سے کہیں بلند ہے تو یہ اللہ کے دین میں جائز نہیں ہے۔ تقلید اور اتباع میں فرق یہی ہے کہ جو ایک پنا اور نایا میں فرق ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



## فتاویٰ البانیہ

**علم استدلال نقلیہ اور اصول فقہ کے مسائل صفحہ: 125**

محدث فتویٰ